Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

# روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ ۹ شہادت ۱۳۵۶ہش ۹ اپریل ۱۹۷۷ء | نمبر ۷۸

# خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ ملتا ہے مومن اسے رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ یقین کرتا ہے

## اس کی روح سے یہی آواز آتی ہے کہ "مولا بس" وہ ہر حالت میں اپنی تمام ذمہ داریوں کو ادا کرتا چلا جاتا ہے

## مجھے یقین ہے کہ احباب نہ صرف صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال کی ذمہ داری کو پورا کریں گے بلکہ ان کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا

### خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات کا ملخص

ربوہ ۸ شہادت۔ آج بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامع مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے بتایا کہ مومن اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ تمام نعمتوں اور قوتوں کو اسی کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں اور ہر نیا سال جو آتا ہے وہ خواہ اپنے ساتھ کتنی ہی آزمائشیں لائے مگر ان کی رُوح سے یہی آواز آتی ہے کہ "مولا بس" "الا مولا بس"۔ وہ ہر حالت میں خدا پر توکل رکھتے ہوئے قربانیوں کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں حضور نے فرمایا آج جماعت احمدیہ کو بھی ایسا ہی کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر نیا سال ہم پر جو ذمہ داریاں عائد کرتا ہے احباب انہیں ادا کرتے چلے جاتے ہیں انہی ذمہ داریوں کا ایک پہلو مالی قربانی سے تعلق رکھتا ہے جو ہر سال جماعت پیش کرتی ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کا مشاہدہ کرتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اب صدر انجمن احمدیہ کا جو نیا مالی سال ماہ مئی میں شروع ہو رہا ہے احباب اس کے شروع ہونے سے پہلے پہلے موجودہ سال کی تمام مالی ذمہ داریوں کو نہ صرف ادا کریں گے بلکہ حسب سابق ان کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں قرآن کریم کی چند آیات کی تلاوت فرمائی اور پھر ان کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اس دُنیا میں انسان کو جو کچھ ملتا ہے وہ خدا کی طرف سے ہی ملتا ہے اور اس کا ایک خاص مقصد ہے یعنی رضائے الٰہی کا حصول۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دو گروہوں کا ذکر فرمایا ہے ایک گروہ وہ ہے جسے متاعِ زندگی اور زینت حیات دی گئی مگر اس نے اسی دُنیا کو سب کچھ سمجھ لیا اور وہ حیاتِ اخروی کو بھول گیا اور دوسرا گروہ وہ ہے جس نے یہ سمجھ لیا کہ خدا کی عطا کردہ سب طاقتیں اور استعدادیں اس لئے دی گئی ہیں تاکہ انہیں نشو و نما دے کر خدا تعالیٰ سے پختہ تعلق قائم کرنے کا ذریعہ بنایا جائے۔ جب بھی خدا کی طرف سے آسمانی ہدایت آتی ہے تو یہ دونوں گروہ نمایاں ہو کر سامنے آجاتے ہیں حتیٰ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کامل ترین نبی اور قرآن کریم جیسی کامل ترین کتاب کی موجودگی میں بھی ایک گروہ نے انکار کر دیا اور دُنیا کو ہی سب کچھ سمجھ لیا مگر دوسرے گروہ نے اپنی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دی اور ہر حالت میں یہی کہا کہ "مولا بس"۔ حضور نے فرمایا کہ آج کی دُنیا کی حقیقت یہ ہے کہ آج بھی ایک جماعت ایسی موجود ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی تربیت اور فیض کے نتیجہ میں آپؐ کے نقشِ قدم پر چلتی ہے اور اس کی رُوح سے بھی یہی آواز آتی ہے کہ "مولا بس مولا بس"۔ وہ "مولا بس" کا نعرہ لگاتی ہوئی کسی ایک فرد سے بھی دشمنی کئے بغیر محبت اور پیار کے ساتھ ساری دُنیا کے دل اسلام کے لئے جیتنے کا عزم رکھتی ہے۔ حضور نے فرمایا ہر نیا سال جو ہماری جماعت پر آتا ہے وہ اپنے ساتھ نئی ذمہ داریاں لاتا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ احباب جماعت ہر طرح کی مشکلات اور آزمائشوں کے باوجود ان ذمہ داریوں کو ہر سال ہی ادا کرتے ہیں اب ماہ مئی سے صدر انجمن احمدیہ کا نیا مالی سال شروع ہو گا اس سال کے شروع ہونے سے پہلے پہلے ہم نے اس سال کی تمام ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے جن میں مالی ذمہ داریاں بھی شامل ہیں میں ذکر کے خدائی حکم کے مطابق احباب کو ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ احباب جماعت نہ صرف ان مالی قربانیوں کو پورا کریں گے بلکہ پہلے کی طرح امسال بھی ان کا قدم کہیں رُکے گا نہیں بلکہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ خدا کرے کہ ہماری ہر آنے والی نسل خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے اور اس کے نشانات کو ظاہر کرنے والی ہو۔ اور اس کا طریق یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ ذمہ داریوں کو ہر حالت میں ادا کرتی چلی جائے۔

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

---

مکرم ملک سعید احمد خان صاحب واہ کینٹ اور ان کی اہلیہ صاحبہ عرصہ دو ماہ سے بعارضہ عرق النساء سخت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے دونوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الرحمٰن شاکر)

---

خاکسار کے نسبتی بھائی چوہدری فیض احمد صاحب سکنہ کریم نگر لائلپور شہر آجکل بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ پہلے سے قدرے آرام ہے مگر نقاہت بہت ہے۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(محمد یوسف ناصر واقفِ زندگی)

---

### حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی علالت

ربوہ ۹ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

**کل شدید ضعف کی کیفیت رہی اور بے چینی بھی رہی۔**

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مقدس اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ شہادت ۱۳۵۶ ہش
۹ اپریل ۱۹۷۷ء

# الٰہی فیضان کے حصول کا خاص وقت

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اِس امر کا بار بار ذکر کیا ہے کہ دن اور رات کے آگے پیچھے باری باری آنے میں عقلمندوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ (آل عمران آیت ۱۹۱)

ترجمہ:- آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں عقلمندوں کے لئے یقیناً کئی نشان (موجود) ہیں۔

رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں جو متعدد نشان موجود ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں متعدد جگہ ان کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ مثال کے طور پر فرماتا ہے:-

وَھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّھَارَ نُشُوْرًا ۝ (الفرقان آیت ۴۸)

ترجمہ:- اور وہی (خدا) ہے جس نے رات کو تمہارے لئے لباس بنایا اور نیند کو آرام کا موجب اور دن کو پھیلنے اور ترقی کا ذریعہ۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دو فائدے رات کے اور دو فائدے دن کے بیان کئے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کو اپنی اپنی جگہ ایک نشان قرار دیا ہے۔ دن کے دو فائدے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے پھیلنے اور ترقی کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ دن کو لوگ ہر طرف پھیل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ قویٰ اور صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اور ہر ممکن دوڑ دھوپ اور سرگرمی سے کام لے کر روزی کماتے اور انفرادی و اجتماعی ترقیات حاصل کرتے ہیں۔ برخلاف اِس کے رات کو اللہ تعالیٰ نے ایک تو نیند کا حوالہ دے کر آرام حاصل کرنے کا ذریعہ بتایا ہے اور دوسرے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ ہم نے اسے انسانوں کے لئے لباس بنایا ہے۔ نیند کا فائدہ تو ظاہر و باہر ہے اور وہ یہ کہ رات کو سونے سے جسم کو آرام ملتا ہے اور نیند پوری کرنے کے نتیجہ میں انسان مزید جدّ وجہد کے لئے تازہ دَم ہو جاتا ہے البتہ رات کو لباس قرار دینے میں اِس کے ایک بہت ہی عظیم الشان فائدے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ رات کے وقت کو انسان کی روحانی ترقی میں بہت بڑا دخل حاصل ہے۔

اِس اشارہ کو سمجھنے کے لئے اُس مقصد پر غور کرنا ضروری ہے جس کے پیشِ نظر لباس پہنا جاتا ہے۔ سو اگر دیکھا جائے تو لباس پہننے کے دو فائدے ہیں ایک عیوب کی پردہ پوشی اور دوسرے زینت۔ لباس پہننے سے جسم کے وہ حصّے جو ظاہر نہیں ہونے چاہئیں چھپ جاتے ہیں دوسرے لباس انسان کے لئے زینت کا باعث بنتا ہے۔ رات کو ظاہر ہے جسمانی معنوں میں نہیں بلکہ روحانی معنوں میں لباس قرار دیا گیا ہے کیونکہ عمدہ کپڑے تو انسان دن کے وقت پہنتا ہے جبکہ وہ باہر نکلتا ہے۔ یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ رات ان معنوں میں انسان کے لئے لباس کا کام دیتی ہے کہ وہ اِس کے ایک حصّہ میں نیند پوری کرنے کے بعد دوسرے حصّہ میں بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کر کے اور اس کے حضور گریہ وزاری کر کے اور اس کی رحمت اور فضل کا طلبگار بن کے روحانی زینت حاصل کر سکتا ہے۔ رات کے یہ دونوں فائدے اِسی صورت میں حاصل ہو سکتے ہیں کہ انسان رات کے ایک حصّہ میں نیند پوری کر کے تازہ دم ہو جائے اور دوسرے حصّہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لائے۔ اِس طرح رات بُرائیاں دُور کر کے اسے روحانی حُسن سے مزیّن کرنے کا موجب بن جائے گی۔

رات کے اِس عظیم الشان فائدہ کے پیشِ نظر ہی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر عبادت کرنے اور اِس طرح روحانی ترقیات حاصل کرنے کی تلقین فرمائی ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مخاطب کر کے فرمایا:-

یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ نِّصْفَہٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَیْہِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝ (المزمّل آیات ۱ تا ۵)

ترجمہ:- اے چادر میں لپٹے ہوئے (خدا کی رحمت کا انتظار کرنے والے) راتوں کو اُٹھ اُٹھ کے عبادت کر جس سے ہماری مراد یہ ہے کہ رات کا اکثر حصّہ عبادت میں گزارا کر یعنی اس کا نصف یا اس سے کچھ کم کر دے یا اس پر کچھ اور بڑھا دے۔ اور قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا کر۔

اِن آیات میں رات کو اکثر وقت عبادت میں گزارنے، یا نصف حصّہ رات کو عبادت کرنے یا نصف سے کم یا نصف سے زیادہ حصّہ تک عبادت میں مشغول رہنے کی جو تلقین کی گئی ہے اِس میں جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر صغیر میں واضح فرمایا ہے فی الاصل راتوں کے گھٹنے اور بڑھنے کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے کم یا زیادہ وقت تک عبادت کرنے کا ذکر کیا گیا ہے یعنی یہ بتایا گیا ہے کہ بعض راتیں چھوٹی ہوتی ہیں ان میں صرف تھوڑے وقت تک عبادت کرنے کو کافی قرار دیا گیا ہے کیونکہ نیند کا پورا کرنا بھی بہر حال ضروری ہے۔ پھر ایسا وقت بھی آتا ہے جب دن اور رات کی لمبائی یکساں ہوتی ہے۔ اُس وقت نیند پوری کرنے کے بعد نصف حصّۂ شب کو عبادت میں گزارنا ہی کافی ہے۔ اِسی طرح جب راتیں لمبی ہوں تو پھر نصف سے زیادہ حصّہ بھی عبادت میں گزارا جا سکتا ہے۔ بہر حال راتوں کو اُٹھ کر عبادت کرنا اپنے آپ کو روحانی حُسن سے مزیّن کرنے کا ایک بہت اہم اور موثر ذریعہ ہے اور انہی معنوں میں رات کو لباس قرار دیا گیا ہے۔ اِسی لئے سورۃ المزمّل میں ہی جس کے شروع میں خاص تعہّد کے ساتھ تہجّد پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اِس کی حکمت یہ بیان فرمائی ہے کہ:-

اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیْلِ ھِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا ۝ (المزمّل آیت ۷)

ترجمہ:- رات کا اُٹھنا نفس کو پیروں کے نیچے مسلنے کا سب سے کامیاب نسخہ ہے اور رات کو جاگنے والوں کو صداقت شعاری کی بھی عادت پڑ جاتی ہے (یعنی انسان کی روحانیت کامل ہو جاتی ہے)

اور اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے عبادتِ الٰہی کی خاطر شب بیداری کو اپنی ذات میں ایک انعام اور مزید انعاماتِ الٰہیہ کے حصول کا ذریعہ قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا:-

وَمِنَ الَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ ۖ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۸۰)

ترجمہ:- اور رات کو تو کچھ سو لینے کے بعد اِس (یعنی قرآن) کے ذریعہ سے شب بیداری کیا کر جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے (اِس طرح پر) بالکل متوقع ہے کہ تیرا رب تجھے حمد والے مقام پر کھڑا کر دے۔

الغرض اِن آیات سے ظاہر ہے کہ رات کا وقت حصولِ فیضانِ الٰہی کے لئے مخصوص ہے اور انہی معنوں میں اللہ تعالیٰ نے رات کو لباس یعنی روحانی زینت کا موجب بنایا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حصولِ فیضانِ الٰہی کے ضمن میں رات کی اہمیّت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"رات میں ایک برکت ہے۔ خدا نے اپنے فیضان عطا کرنے کا وقت رات ہی کو رکھا ہے۔ چنانچہ تہجّد کا حکم رات کو ہے، رات میں دوسری طرفوں سے فراغت اور کشمکش سے بے فکری ہوتی ہے۔ اچھی طرح دلجمعی سے کام ہو سکتا ہے۔ رات کو مُردہ کی طرح پڑے رہنا اور سونے سے کیا حاصل؟"

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء بحوالہ ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۳۸)

## مقامِ عمل

اِک روز کہ مَیں محوِ دُعا تھا مرے ہمدم
کانوں میں مرے غیب سے آئی یہ صدا بھی
سُن، بندۂ مومن کی ہے یہ شان کہ ہر دَم
سرگرمِ عمل بھی رہے، مصروفِ دُعا بھی

(ڈاکٹر محمود الحسن امین آبادی)

# عیسائیت کے عقائد اور اناجیل

مکرم مولوی روشن الدین احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ

عیسائیت کے عقائد کی تردید میں ان کی الہامی کتاب انجیل ہی کافی ہے۔ ایک مشہور مقولہ ہے۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے سو عیسائیت کے پھلوں کا ازروئے اناجیل پرکھنا نہایت ضروری ہے۔ اگر عیسائیت کے عمل کی دنیا اتنی ہی شیریں ہے جیسا کہ اناجیل نے پیش کیا ہے۔ تبھی تو نہ تنقیدی طور پر کہنا نا مقصود ہوگا کہ عیسائیت ایسے شیریں پھل نہ دے سکی جس کے لئے لوگوں کو بار بار دعوت دینی اور شمولیت کے لئے بلاتی ہے ذیل میں چند اقتباسات اناجیل سے درج کئے جاتے ہیں۔

"اور جب بھیڑ کے پاس پہنچے تو ایک آدمی اس کے پاس آیا اور اس کے آگے گھٹنے ٹیک کر کہنے لگا اے خداوند میرے بیٹے پر رحم کر کیونکہ اس کو مرگی آتی ہے اور وہ دکھ اٹھاتا ہے اس لئے کہ اکثر آگ اور پانی میں گر پڑتا ہے اور میں اس کو تیرے شاگردوں کے پاس لایا تھا۔ مگر وہ اسے اچھا نہ کر سکے۔ یسوع نے جواب میں کہا اے بے اعتقاد اور کجرو نسل میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گا۔ کب تک تمہاری برداشت کروں گا۔ اسے یہاں میرے پاس لاؤ۔ یسوع نے اسے جھڑکا اور بدروح اس سے نکل گئی اور وہ لڑکا اسی گھڑی اچھا ہوگیا تب شاگردوں نے یسوع کے پاس آکر خلوت میں کہا ہم اس کو کیوں نہ نکال سکے؟ اس نے ان سے کہا اپنے ایمان کی کمی کے سبب کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو اس پہاڑ سے کہو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی (لیکن یہ قسم دعا کے سوا اور کسی طرح نکل نہیں سکتی۔
(متی ۱۷/۱۴ تا ۲۱)

۲۔ پھر اسی انجیل متی ۲۱/۱۸ تا ۲۲ میں بدیں کلمات لکھا ہے۔ جو درج ذیل ہیں:۔

"اور جب صبح کو پھر شہر کو جارہا تھا اسے بھوک لگی اور راہ کے کنارے انجیر کا ایک درخت دیکھ کر اس کے پاس گیا اور پتوں کے سوا اس میں کچھ نہ پاکر اس سے کہا کہ آئندہ تجھ میں کبھی پھل نہ لگے اور انجیر کا درخت اسی دم سوکھ گیا۔ شاگردوں نے یہ دیکھ کر تعجب کیا اور کہا یہ انجیر کا درخت کیونکر ایک دم میں سوکھ گیا۔ یسوع نے جواب میں ان سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم اگر ایمان رکھو اور شک نہ کرو تو نہ صرف وہی کرو گے جو انجیر کے درخت کے ساتھ ہوا بلکہ اگر اس پہاڑ سے بھی کہو گے کہ تو اکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ تو یوں ہی ہو جائے گا اور جو کچھ دعا میں ایمان کے ساتھ مانگو گے وہ سب تم کو ملے گا۔

۳۔ نیز انجیل مرقس ۱۶/۱۷-۱۸ کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

"اور ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے نئی نئی زبانیں بولیں گے سانپوں کو اٹھا لیں گے اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پئیں گے تو انہیں کچھ ضرر نہ پہنچے گا۔ اور وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو اچھے ہو جائیں گے"

۴۔ مزید برآں یوحنا بدیں الفاظ بیان کرتا ہے کہ:۔

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا بلکہ ان سے بھی بڑے کام کرے گا" (۱۴/۱۲)

پس ان تینوں حوالجات سے معلوم ہوا عیسائیت کے نجات یافتہ لوگوں میں مندرجہ امور کا پایا جانا ضروری ہے۔

۱۔ اگر ان میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہے تو وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلا سکتے ہیں اور کوئی بات ان کے لئے ناممکن نہیں ہوگی۔ یسوع کے اپنے الفاظ یہ ہیں کہ:۔

"میں سچ کہتا ہوں کہ تم ایمان رکھو اور شک نہ کرو تو نہ صرف وہی کرو گے جو انجیر کے درخت کے ساتھ ہوا بلکہ اس پہاڑ سے بھی کہو گے تو اکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ تو یوں ہی ہو جائے گا اور جو کچھ دعا میں ایمان کے ساتھ مانگو گے وہ سب تم کو ملے گا۔

۲۔ نجات یافتہ مسیح کے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے۔

۳۔ نئی نئی زبانیں بولیں گے اور سانپوں کو اٹھا لیں گے۔

۴۔ اگر ہلاک کرنے والی چیز پئیں گے تو ان کو ذرا بھی تکلیف نہ ہوگی

۵۔ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو اچھے ہو جائیں گے۔

۶۔ مسیح نے کہا اگر کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے تو جو کام میں کرتا ہوں اس سے بڑھ کر وہ کر سکے گا۔

کیا مندرجہ بالا چھ علامتیں جو اناجیل میں ذکر ہیں کسی عیسائی میں پائی جاتی ہیں۔ بالکل نہیں۔ یہ بیان کردہ علامتیں تبھی پائی جا سکتی ہیں جب کہ وہ کامل الایمان ہوں اور کسی قسم کی کمی ایمان میں نہ ہو۔ سو ثابت ہوا اور بالکل واضح ہوگیا کہ موجودہ عیسائیت برحق نہیں ہے۔ کیونکہ ان میں یسوع ناصری (علیہ السلام) کی بیان کردہ سچائی نہیں پائی جاتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حقیقت کو مندرجہ ذیل کلمات میں بیان فرمایا ہے کہ:۔

"غرض عیسائیوں کا آرام جو ان کو ملا ہے وہ بے قیدی اور اباحت کا آرام ہے لیکن روحانی آرام جو خدا کے وصال سے ملتا ہے اس کے بارے میں تو میں خدا کی دوہائی دے کر کہتا ہوں کہ یہ قوم اس سے بالکل بے نصیب ہے۔ ان کی آنکھوں پر پردے اور ان کے دل مردہ اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ سچے خدا سے بالکل غافل ہیں اور ایک عاجز انسان کو جو مسیح ازلی کے آگے کچھ بھی نہیں۔ ناحق خدا بنا رکھا ہے ان میں برکات نہیں ان میں دل کی روشنی نہیں ان کو سچے خدا کی محبت نہیں بلکہ اس سچے خدا کی معرفت بھی نہیں ان میں کوئی بھی نہیں۔ ہاں ایک بھی نہیں جس میں ایمان کی نشانیاں پائی جاتی ہوں۔ اگر ایمان کوئی واقعی برکت ہے تو بیشک اس کی نشانیاں ہونی چاہئیں مگر کہاں ہے کوئی ایسا عیسائی جس میں یسوع کی بیان کردہ نشانیاں پائی جاتی ہوں۔ پس یا تو انجیل جھوٹی ہے اور یا عیسائی جھوٹے ہیں۔"
(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۴۷)

برعکس اس کے ایمان داروں کی نشانیاں جو قرآن کریم نے بیان فرمائی ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بدیں کلمات رقمطراز ہیں کہ:۔

"دیکھو قرآن کریم نے جو نشانیاں ایمانداروں کی بیان فرمائی ہیں وہ ہر زمانہ میں پائی گئی ہیں۔ قرآن شریف فرماتا ہے کہ ایماندار کو الہام ملتا ہے ایماندار خدا کی آواز سنتا ہے۔ ایماندار کی دعائیں سب سے زیادہ قبول ہوتی ہیں ایماندار پر غیب کی خبریں ظاہر کی جاتی ہیں۔ ایماندار کے شامل حال آسمانی تائیدیں ہوتی ہیں سو جیسا کہ پہلے زمانوں میں یہ نشانیاں پائی جاتی تھیں۔ اب بھی بدستور پائی جاتی ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن خدا کا پاک کلام ہے اور قرآن کے وعدے خدا کے وعدے ہیں۔" (ایضاً صفحہ ۴۸)

## ۲۔ معجزات دکھانا سچائی کی نشانی نہیں

اناجیل کی رو سے معجزات کا دکھانا صداقت کی نشانی نہیں۔ کیونکہ اناجیل میں ہی بیان کیا گیا ہے کہ جھوٹے انبیاء ظاہر ہو کر معجزات دکھائیں گے۔ چنانچہ (متی ۷/۲۲-۲۳) میں یہ کلمات درج ہیں:۔

"اس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں

ہنیکا ور تیرے نام سے بد روحوں
کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے
معجزے نہیں دکھائے؟ اُس وقت
میں صاف ان سے کہہ دوں گا
کہ میری کبھی تم سے واقفیت
نہ تھی۔ اے بدکارو میرے
پاس سے چلے جاؤ۔"
پھر متی ۲۴/۲۱-۲۳ میں درج
ہے کہ:۔
"پس دعا کرو کہ تم کو جاڑوں میں
یا سبت کے دن بھاگنا نہ پڑے۔
کیونکہ اس وقت ایسی بڑی مصیبت
ہوگی کہ دنیا کے شروع سے نہ اب تک ہوئی
نہ کبھی ہوگی اور اگر وہ دن گھٹائے نہ
جاتے تو کوئی بشر نہ بچتا مگر برگزیدوں
کی خاطر وہ دن گھٹائے جائیں گے اُس وقت
اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں
یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا کیونکہ جھوٹے
مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے
اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام
دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں
کو بھی گمراہ کر لیں۔"
کتنی واضح اور اظہر من الشمس حقیقت
ہے کہ اندروئے اناجیل معجزات جھوٹے
بھی دکھا سکتے ہیں۔
مزید برآں انجیل یوحنا ۲۱/۲۵ میں تو
بے حد مبالغہ آمیزی سے کام لیا گیا ہے
جس کے الفاظ یہ ہیں کہ:۔
"اور بھی بہت کام ہیں جو یسوع
نے کئے۔ اگر وہ جدا جدا لکھے
جاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو
کتابیں لکھی جاتیں ان کے لئے
دنیا میں گنجائش نہ ہوتی۔"
اس آیت کے ذریعہ سے اناجیل کی حقیقت
واضح ہو جاتی ہے کہ یہ نامکمل ہیں اور ساتھ
ہی مبالغہ آمیزی طشت از بام ہو جاتی
ہے۔ کیا جو حقیقت تین سال کے عرصہ میں
میں سما گئی جو محدود عرصہ ہے تو پھر مکانی
طور پر اس کی حد بندی کیوں نہیں ہو سکتی؟
سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے
فرمایا کہ:۔
"مگر غور طلب سوال یہ ہے کہ
ان انجیل نویسوں نے اس واقعہ
پر کیوں دیانتداری کے ساتھ
روشنی نہیں ڈالی یہ دیانتداری
کے خلاف ہے۔ ایک جگہ ایک
انجیل نویس لکھتا ہے کہ یسوع
نے اس قدر کام کئے کہ اگر وہ
لکھے جاتے تو دنیا میں نہ سما
سکتے۔ مگر اس عقلمندی کی سمجھ

پر افسوس آتا ہے کہ اس ایک ہی
جملہ نے انجیل کی ساری حقیقت
کھول دی کہ اس میں جو کچھ لکھا
گیا ہے ایسی مبالغہ آمیز باتیں
ہیں۔ کیونکہ یہ کیسی ہنسی کی بات
ہے کہ جو کام تین برس میں ہو
سکتے ہیں وہ دنیا میں نہیں
سما سکتے۔ جب محدود زمانہ
میں سما گئے تو پھر مکانی طور
پر کیوں محدود نہیں ہو سکتے"
(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۴۹، ۱۵۰)

## ۳۔ اناجیل تحریف شدہ ہیں

اناجیل اور اناجیل کی تحریف ناقابل
تردید حقیقت ہے ہر سال جو اناجیل
طبع ہو کر مارکیٹ میں آتی ہیں۔ اس
میں آیات اور الفاظ میں فرق نہ ہونے کے
علاوہ بعض آیات کو بھی حذف کر دیا
جاتا ہے۔ چنانچہ انجیل متی کے دو ایڈیشن
میں مندرجہ ذیل کلمات ہیں۔
۱۔ متی ۱۹/۱۷ پرانی انجیل کے الفاظ۔
اس نے اُسے کہا تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے
نیک تو کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا۔
نئی انجیل کے الفاظ تو مجھ سے نیکی
کی بابت کیوں پوچھتا ہے؟ اب
انگلش بائبل کے ایک دو حوالے
درج کرتا ہوں۔

THE BIBLE,
THE BIBLE, AUTHORIZED VERSION, EDITOR JOHN STIRLING LONDON, THE BRITISH & FOREIGN BIBLE SOCIETY 146 QUEEN VICTORIA STREET, OXFORD: PRINTED AT THE UNIVERSITY PRESS.

"AND, BEHOLD, ONE CAME AND SAID UNTO HIM, GOOD MASTER, WHAT GOOD THING SHALL I DO THAT I MAY HAVE ETERNAL LIFE? AND HE SAID UNTO HIM, WHY CALLS' THOU ME GOOD? THERE IS NONE IS GOOD —— BUT ONE"

---

معلوم ہوا انجیل متی کے اردو ایڈیشن
میں "نیک" لفظ کو لفظ "نیکی" سے بدل
دیا گیا ہے مگر انگلش ایڈیشن میں ابھی
"نیک لفظ" "ایک" درج ہے۔
۲۔ انجیل مطبوعہ ۱۸۹۶ء متی ۲۴/۷

یوں تھی:۔
"جگہ جگہ کال پڑیں گے
مری پڑے گی اور بھونچال
آئیں گے۔"
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے کشتی نوح میں "مری پڑے گی" کا
حوالہ متی کے نام سے دیا ہے۔ عیسائیوں
نے ۱۹۰۸ء کے شائع کردہ انجیل سے "مری
پڑے گی" نکال دیا ہے مگر لطف یہ ہے
کہ انجیل لوقا ۲۱/۱۱ اردو میں اب تک موجود
ہے۔۔۔ "جا بجا کال اور مری پڑے گی"
چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے حوالہ لوقا کا نہیں دیا تھا۔ اس لئے
لوقا میں تحریف نہیں کی گئی۔ اس سے
عجیب تر بات یہ ہے کہ انگریزی انجیل
متی ۲۴/۷ میں اب بھی مری پڑنے کا ذکر
موجود ہے۔ جس کے انگریزی الفاظ درج ذیل ہیں

".. AND THERE SHALL FAMINES, AND PERTILENCES, AND EARTHQUAKES IN DIVERS PLACES"

---

ترجمہ۔۔۔ جا بجا کال اور مری پڑے گی
اور زلزلے آئیں گے۔"
چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ:۔
"اب باقی رہے انجیل کے اقوال
تو سب سے پہلے تو ہم یہ کہتے ہیں
کہ جب اصلی انجیل ہی اُن کے ہاتھ میں
نہیں ہے تو کیوں یہ امر قرین قیاس
نہ مانا جائے کہ اس میں تحریف کی
گئی ہے کیونکہ مسیح اور اس کی ماں
کی زبان عبرانی تھی جس ملک میں
رہتے تھے وہاں عبرانی بولی جاتی
تھی صلیب کی آخری ساعت میں
مسیح کے منہ سے جو کچھ نکلا وہ عبرانی
تھا یعنی ایلی ایلی لما سبقتنی
(اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ
دیا ہے) اب بتاؤ کہ جب اصل انجیل
کا پتہ ندارد ہے تو اس ترجمہ پر کیا
دوسرے کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ کہے
اصل انجیل پیش کرو اس صورت
میں تو عیسائی یہودیوں سے بھی
گئے گذرے کیونکہ انہوں نے اپنی اصلی
کتاب کو تو گم نہیں کیا۔"
(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲)

## ۴۔ مسیح ملعون نہ تھا

عیسائیوں کا بنیادی عقیدہ ہی یہ ہے
کہ مسیح (نعوذ باللہ) ملعون ہے۔ اور اس
کا ملعون ہونا انسان کو نجات دلانے کے لئے تھا
چنانچہ اس کے ثبوت میں عیسائی مندرجہ ذیل
حوالہ پیش کرتے ہیں۔ گلتیوں ۳/۱۳ جس
کی عبارت من وعن درج ذیل ہے کہ:۔
"مسیح جو ہمارے واسطے لعنتی
بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت
کی لعنت سے چھڑایا۔ کیونکہ لکھا
ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا
وہ لعنتی ہے۔"
اب اگر یہ ثابت ہو جائے کہ مسیح علیہ السلام
صلیب پر نہیں مرے تو پھر عیسائیت کے
عقائد کا سارا تانا بانا خاک میں مل جاتا ہے
چنانچہ عبرانیوں ۵/۷ میں ذیل کی عبارت
ہے جو یہاں درج کی جاتی ہے:۔
"اس نے اپنی بشریت کے دنوں
میں زور زور سے پکار کر اور
آنسو بہا بہا کر اس سے دعائیں
اور التجائیں کیں جو اس کو موت
سے بچا سکتا تھا۔ اور خدا ترسی
کے سبب سے اس کی سنی گئی"
اس حوالہ میں الفاظ۔ "جو اس کو موت
سے بچا سکتا تھا" یہ وہی موت ہے جس
کے واسطے یہود نے جدوجہد کی تھی کہ
مسیح کو صلیب پر چڑھا کر مار دیں اور
یہی لعنتی موت تھی۔ جس کے دور ہونے کے
لئے مسیح نے دعا کی ۔۔۔۔

. . . . . . . . . . . . . . . . . . .

اور اس موت سے ۔۔ بچنے کے
لئے اپنے شاگردوں کو تاکید کی تھی مگر
تو اپنی لاپرواہی کی وجہ سے سو گئے
مگر مسیح نے "منہ کے بل گر کر یوں دعا کی کہ
اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے
ٹل جائے۔" (متی ۲۶/۳۹)
سو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ
السلام کو ان کی دعا قبول کرتے ہوئے
اس لعنتی موت سے بچایا اور اپنی قدرت
کا ثبوت دیا اور یہی مطلوب و مراد تھا
چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے اس بارہ میں فرمایا ہے:۔
"ایک حقیقت ہی کے پہلو کو دیکھو
اگر اس پہلو کو اختیار نہ کرتے
تو بہتر تھا کیونکہ جب یہ بات
ہے کہ لعنت کا تعلق دل سے ہے
اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ ملعون
خدا کا اور خدا ملعون کا دشمن
ہو جاوے اور خدا سے اس کا کوئی
تعلق نہ رہے اور وہ خدا سے
برگشتہ ہو جاوے۔ تو پھر کیا باقی
رہا گیا۔"
(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۹۱)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# اکناف عالم میں اشاعت اسلام کیلئے مخلصانہ پیشکش

ملتان ڈویژن کے معاونین خصوصی جنہوں نے امسال تحریک جدید کے مالی جہاد میں اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک ہزار یا اس سے زائد رقم کی قربانیاں پیش کی ہیں۔ ان کی تازہ فہرست بغرض دعا شائع کی جاتی ہے۔ سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۔ | مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب | شہر ملتان | ۱۰۰۰ــ۰۰ |
| ۲۔ | " " منور احمد صاحب | " " | ۱۰۰۰ــ۰۰ |
| ۳۔ | " شیخ محمد انور صاحب سہگل | " " | ۱۰۰۰ــ۰۰ |
| ۴۔ | " ملک فاروق احمد صاحب کھوکھر | " " | ۱۰۰۰ــ۰۰ |
| ۵۔ | " سیٹھ رشید الدین۔ صلاح الدین صاحبان | " " | ۱۰۰۰۰ــ۰۰ |
| ۶۔ | " ڈاکٹر شیخ شفیق احمد صاحب سہگل | " " | ۱۰۰۰ــ۰۰ |
| ۷۔ | " شیخ اشفاق احمد صاحب | " " | ۱۰۰۰ــ۰۰ |
| ۸۔ | " قاضی افتخار احمد صاحب | " " | ۱۰۰۰ــ۰۰ |
| ۹۔ | " ڈاکٹر خلیل احمد صاحب | " " | ۱۰۰۰ــ۰۰ |
| ۱۰۔ | " ڈاکٹر محمد الدین صاحب | " وہاڑی | ۱۰۰۰ــ۰۰ |
| ۱۱۔ | " ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب مع اہل و عیال | ساہیوال | ۱۰۰۸ــ۰۰ |
| ۱۲۔ | " میجر منظور احمد صاحب | " " | ۱۰۰۰ــ۰۰ |
| ۱۳۔ | " ملک خدا بخش صاحب | " " | ۲۲۰۰ــ۰۰ |
| ۱۴۔ | " چوہدری امیر بخش صاحب | " " | ۱۰۲۲ــ۰۰ |
| ۱۵۔ | " محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم | " " | ۱۰۰۰ــ۰۰ |
| ۱۶۔ | " شیخ ناصر احمد سعید احمد صاحبان اوکاڑہ | " | ۱۰۰۰ــ۰۰ |
| ۱۷۔ | " محمد اقبال صاحب دیہاتی جنرل سٹور | " " | ۱۰۰۰ــ۰۰ |
| ۱۸۔ | " چوہدری غلام احمد صاحب ٹھیکیدار مع اہل و عیال دیپالپور | " | ۱۱۵۰ــ۰۰ |
| ۱۹۔ | " " عمر الدین صاحب | منڈی ہیرا سنگھ | ۱۰۰۰ــ۰۰ |
| ۲۰۔ | " " نذیر احمد صاحب باجوہ چک ۳۰/۱۱ ایل | " | ۱۰۰۷ــ۰۰ |
| ۲۱۔ | " نصیر احمد صاحب باجوہ | " " | ۱۰۰۵ــ۰۰ |
| ۲۲۔ | " اقبال احمد صاحب باجوہ | " " | ۱۱۰۵ــ۰۰ |
| ۲۳۔ | " حبیب اسمٰعیل صاحب مرحوم | " " | ۱۰۰۵ــ۰۰ |
| ۲۴۔ | " نصر اللہ صاحب باجوہ چک ۵۵/۵ ایل | " " | ۱۰۰۵ــ۰۰ |
| ۲۵۔ | " منصور احمد صاحب مع اہل و عیال | " " | ۱۰۲۲ــ۰۰ |
| ۲۶۔ | " مسعود احمد صاحب مع اہل و عیال | " " | ۱۰۰۰ــ۰۰ |
| ۲۷۔ | " حفیظ احمد صاحب باجوہ چک ۹۳/۱۲ ایل | " " | ۱۰۰۰ــ۰۰ |
| ۲۸۔ | " ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب | شہر مظفرگڑھ | ۱۰۱۱ــ۰۰ |
| ۲۹۔ | " غیور احمد صاحب | " " | ۱۰۱۱ــ۰۰ |
| ۳۰۔ | " نور محمد صاحب | " " | ۱۰۰۱ــ۰۰ |
| ۳۱۔ | محترمہ زہرۃ النساء بیگم صاحبہ | " " | ۱۰۰۲ــ۰۰ |
| ۳۲۔ | " اہلیہ ناصرہ بیگم صاحبہ | " " | ۱۰۰۲ــ۰۰ |
| ۳۳۔ | مکرم چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب | " " | ۱۱۲۱ــ۰۰ |
| ۳۴۔ | " شیخ محمد صادق صاحب | " " | ۱۰۰۰ــ۰۰ |
| ۳۵۔ | " چوہدری منیر احمد صاحب خلیل مسعودی | " " | ۱۰۰۰ــ۰۰ |
| ۳۶۔ | " میجر صفی اللہ خان صاحب | ڈیرہ غازیخان | ۱۰۵۰ــ۰۰ |

(وکیل المال اول تحریک جدید)

# انصار اللہ کیلئے ایک حکم

"میں حکم دیتا ہوں کہ انصار اپنی تنظیم کے لحاظ سے جماعتوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کے پیش نظر ہر مجلس کا فرض ہے کہ وہ وعدہ جات تحریک جدید کے حصول اور ان کی وصولی کے پروگرام میں مقامی جماعت سے پورا پورا تعاون کرے۔ اور اپنی ماہانہ رپورٹ میں اپنی مساعی کا ذکر کرے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے سال رواں کے وعدوں کو پندرہ لاکھ تک پہنچانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس حد تک وعدہ جات پہنچانے کے لئے گزشتہ سال کی نسبت امسال ۳۳٪ اضافہ درکار ہے لہذا انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ جائزہ لیں کہ:-

۱۔ انصار اللہ میں سے کوئی رکن اس مالی جہاد سے محروم تو نہیں

۲۔ جماعت میں کونسے ایسے صاحب حیثیت احباب ہیں جو تحریک جدید کے معاونین خصوصی میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ایسے احباب کو معاونین خصوصی کے خوش بخت زمرہ میں شمولیت کے لئے تحریک فرمائیں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

# پاکستان ایئرفورس کی جی ڈی (پائلٹ) برانچ میں مستقل کمیشن

(بحوالہ نوائے وقت ۴/۲)

جن کی عمر یکم اگست ۱۹۷۸ء کو ۱۶½ سے ۲۲ سال ہو اور انہوں نے میٹرک یا سکنڈ ڈویژن ایف ایس سی (پری میڈیکل سائنس کیا ہو) وہ پی۔اے۔ایف انفارمیشن اور سلیکشن سنٹر پشاور، راولپنڈی، لاہور، لائلپور، ملتان، سکھر، کوئٹہ، حیدرآباد، کراچی، بہاولپور میں انٹرویو کے لئے روزانہ صبح ۸ بجے حاضر ہوں۔ آخری انٹرویو ۷۷-۵-۱۹ کو ہوگا۔ تفاصیل مذکورہ بالا اخبار نوائے وقت میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ناظر تعلیم)

## دعائے مغفرت

محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عبدالمجید صاحب کرونڈی ضلع خیرپور رحیم قریباً ۷۵ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک دیندار کم گو اور اعلیٰ اخلاق کی مالک تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے ۴ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

شریف احمد دہڑ مہدی
باندھی ضلع نواب شاہ


سگریٹ تمباکو وغیرہ

کی عادت چھڑانے کے لئے ہماری خدمات

مفت حاصل کریں!

بذریعہ ڈاک لکھنے والے صاحبان دو لفافے اور مبلغ دو روپے برائے ڈاک خرچ وغیرہ ساتھ بھیجیں۔

کیورہیڈ میڈیسن (ڈاکٹر [illegible])

فون [illegible]


## درخواستہائے دعا

۱۔ میرے دینی بھائی عطاء اللہ مطیع سعید احمد راشد اور حبیب اللہ صاحبان بیرون ملک مقیم ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ان کو مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ آمین

خالد اللہ دتہ سماعیلہ ضلع گجرات

۲۔ میرے والد محترم سید منظور حسین شاہ صاحب آف جھنگ صدر کو عرصہ پانچ ماہ سے دائیں ٹانگ اور دائیں بازو میں درد ہے علاج کے باوجود کوئی فرق نہیں پڑا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ سید [illegible] جیلانی مکان ۲۹۸-۷ حسن آباد لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# جماعتِ احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلس مشاورت کی مختصر روداد

## مقبرہ بہشتی سے متعلق بعض قواعد پر نظرِ ثانی اور سفارشات

### آخری اجلاس منعقدہ ۳ اپریل ۱۹۷۷ء

ربوہ ۳ اپریل۔ آج صبح نو بجے جماعت احمدیہ کی ۵۸ ویں مجلس مشاورت کا آخری اجلاس مجلس خدام الاحمدیہ کے ہال (ایوانِ محمود) میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے کی۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ نے محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا کو ارشاد فرمایا کہ وہ سٹیج پر آکر شوریٰ کی کارروائی کو جاری رکھنے میں حضور کا ہاتھ بٹائیں۔ چنانچہ محترم مرزا صاحب سٹیج پر تشریف لائے اور آپ کو اجلاس کے اختتام تک حضور کے ہمراہ بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔

#### قواعد مقبرہ بہشتی میں ترمیم

گزشتہ روز سب کمیٹی بہشتی مقبرہ کی رپورٹ کا ایک حصہ جو ایجنڈا کی تجویز ۵ کے آخری حصہ یعنی قواعد صدر انجمن احمدیہ متعلقہ بہشتی مقبرہ تھا زیرِ غور آنے سے رہ گیا تھا، وہ حصہ آج زیرِ غور آیا۔ سب کمیٹی شوریٰ (جو گزشتہ سال مقرر ہوئی تھی) نے صدر انجمن احمدیہ کے بعض سابقہ قواعد بابت بہشتی مقبرہ کو تبدیل کرنے یا ان میں ترمیم و تنسیخ کرنے اور بعض قواعد کو سرے سے حذف کرنے کی سفارش کی تھی۔ سب کمیٹی بہشتی مقبرہ نے سوائے قاعدہ ۴۲۵ کے سب کمیٹی شوریٰ کی رپورٹ سے اتفاق کیا۔ قاعدہ ۴۲۵ مجوزہ سب کمیٹی شوریٰ کو سب کمیٹی بہشتی مقبرہ نے بعد غور تبدیل کرنے کی سفارش کی۔

#### قاعدہ صدر انجمن احمدیہ ۳۹۴

محترم رانا محمد خان صاحب صدر سب کمیٹی بہشتی مقبرہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے سب سے پہلے ترمیم شدہ قاعدہ ۳۹۴ کی عبارت پڑھی جو یہ ہے:۔

"بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں تدفین کے لئے صحابی وہ شخص شمار ہو سکے گا جس نے سنِ شعور اور ایمان کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہو اور حضور علیہ السلام نے اُسے دیکھا ہو۔"

سب کمیٹی کی رائے یہ تھی کہ سنِ شعور پانچ سال کی عمر سے شروع ہو سکتا ہے۔ جب نمائندگانِ شوریٰ کو اس قاعدہ کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرنے کا موقع دیا گیا تو مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ، مکرم میر محمود احمد صاحب نمائندہ لجنہ، مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید، مکرم نعیم احمد خان صاحب کراچی اور مکرم چوہدری اکرام اللہ صاحب ملتان نے باری باری اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور اکثر مقررین نے سب کمیٹی کی تجویز کردہ عبارت سے اختلاف کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا کو ترمیم پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ مرزا صاحب محترم نے مندرجہ ذیل ترمیم پیش کی:۔

"ایسا شخص جس کی عمر کم از کم بارہ سال ہوا اور اس نے اپنے والد کی ایمان کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہوا اور حضورؑ نے اس کو دیکھا ہو وہ بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں تدفین کے لیے صحابہ میں شمار ہوگا۔"

ترمیم کے متعلق محترم لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالعلی صاحب ملک اسلام آباد، مکرم میاں غلام احمد صاحب وزیرآباد اور مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور بعد میں نمائندگانِ شوریٰ نے اسے منظور کر لینے کی بالاتفاق سفارش کی۔ حضور نے اس سفارش کو منظور کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ ترمیم صرف تین سال کیلئے ہے۔ اس دوران صحابی کی تعریف کے سلسلہ میں اور تحقیق کی جائے اور تین سال کے بعد دوبارہ مجلس شوریٰ میں پیش ہو۔"

#### قاعدہ صدر انجمن احمدیہ ۴۱۹

اس کے بعد محترم رانا محمد خان صاحب صدر سب کمیٹی بہشتی مقبرہ نے قاعدہ ۴۱۹ کی ترمیم شدہ صورت پیش کی جو یہ ہے:۔

"اگر کوئی موصی اپنی کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ہبہ بحق وارثان کرنا چاہے تو اس پر لازم ہوگا کہ بلاتوقف اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دے۔ وصیت کی غرض سے ایسا حصہ بمنزلہ ترکہ شمار ہوگا اور اس پر حصہ جائیداد دینا ضروری ہوگا۔"

محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا نے اس عبارت کی وضاحت فرمائی اور بتایا کہ یہ قاعدہ کیوں بنایا گیا ہے اور اس کی ضرورت کیوں پیش آئی ہے۔ پھر مکرم شیخ محمود الحسن صاحب لاہور اور مکرم قریشی افتخار علی صاحب لاہور نے بھی اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ نمائندگانِ شوریٰ سے جب اس کے متعلق آراء طلب کی گئیں تو انہوں نے بالاتفاق اسے منظور کر لینے کی سفارش کی اور حضور نے ان کی سفارش کو منظور فرما لیا۔

(باقی)

---

## صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

### ہمارا ضروری فرض

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ برحق نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو بلند کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" جماعت کے سامنے پیش کیا تھا۔ اس منصوبہ پر عمل شروع ہے اس کو کامیاب بنانے کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنانا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے۔ اپنے اس فرض کو مستعدی کے ساتھ سرانجام دیجئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

---

## دعائے مغفرت

مکرم عبدالرشید صاحب رازی مبلغ فجی کے والد مکرم عبدالکریم صاحب رازی ایک سال تک بیمار رہنے کے بعد ۳ اپریل ۱۹۷۷ء کو بوقت پانچ بجے شام بعمر ۸۵ سال وفات پا گئے، انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

اگلے روز بعد نماز عصر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے مسجد مہدی گولبازار کے احاطہ میں نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ہی دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے۔ آمین

محمد عبدالستار

۲۵/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ

---

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مُفت جنتری ۱۹۷۷ء مفید طبّی معلومات کے ساتھ، خط لکھ کر طلب کریں۔ مینجر ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ